بہارِ شریعت

قربانی کا بیان

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

حصہ 15

www.dawateislami.net

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی احسانہ۔

مجلس المدینۃ العلمیہ کی کاوشوں سے حنفی مذہب کی فقہی مسائل پر اردو زبان میں عظیم ترین کتاب بہار شریعت کی تکمیل یکم ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ کو ہوگئی اور اس کی تیسری اور آخری جلد بھی طبع ہو کر آگئی۔ میں مجلس المدینۃ العلمیہ کے جملہ اراکین کو قلب کی اتھاہ گہرائیوں سے اس کی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور تیسری جلد کا پہلا نسخہ المدینۃ العلمیہ کے ناظم محمد آصف خان مدنی سلمہ الغنی کی نذر کرتا ہوں۔

۱ ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ

عطّار کا پیغام عاشقانِ رسول کے نام

مُحسنِ اہلسنّت ، پیرِ طریقت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرِ شریعت، بدرِ طریقت، ولی کامل، عاشقِ رسول، مفتیِ اسلام، حضرتِ علّامہ مولانا ابوالعلیٰ **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی پُر بہار تصنیف **بہارِ شریعت** کی تخریج و تسہیل اور حواشی کے تاریخی کام کی تکمیل کی خبرِ فرحت اثر نے دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بنا دیا۔ **بہارِ شریعت** کے اس عظیم علمی ذخیرے کو مُفید سے مُفید تر بنانے کے لئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی میری محسن اور جانِ عزیز مجلس، **المدینۃُ العلمیۃ** کے جن جن مَدَنی علماء و عاشقانِ رسول نے سعی کی اُن کو میری طرف سے میرے آقا اعلیٰ حضرت **مولانا شاہ امام احمد رضا خان** علیہ رَحْمۃُ الرَّحمٰن کی پچیسویں شریف کی نسبت سے 25 کروڑ مرتبہ سلام و مبارَک ہو۔ مگر یاد رہے کہ صِرف چھاپ لینا ہی ہماری منزل نہیں بلکہ تمام عاشقانِ رسول کو چاہئے کہ 3 جلدوں پر مشتمل **بہارِ شریعت** کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔ جو پڑھنا نہیں جانتے وہ بھی ایک **ولیُّ اللّٰہ** کی اس عظیم الشان تصنیف کو حصولِ برکت کیلئے اپنے گھر میں احترام سے رکھیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر کے کسی نہ کسی فرد کو پڑھنے کی توفیق مل ہی جائے گی اور **اللّٰہ** نے چاہا تو وہ گھرانا **فیضانِ بہارِ شریعت** سے مالا مال و خوشحال ہو گا۔ اپنے عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے اپنی مسجد کے امام صاحب اور دیگر علمائے اہلسنّت کو تحفۃً پیش بھی کیجئے اور اِسی نیّت سے مدارِسِ اہلسنّت کیلئے وقف بھی فرمایئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثوابِ جاریہ کا انمول خزانہ ہاتھ آئیگا۔ **اللّٰہ** تعالیٰ **دعوتِ اسلامی** کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور جس جس نے اِس مَدَنی کام میں خُلوصِ دل سے حِصّہ لیا اُس کو دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب کرے اور اِس کا نفع عام فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

طالبِ غمِ مدینہ و
بقیع و مغفرت و
بے حساب جنّت
الفردوس میں آقا
کا پڑوس

۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ

www.dawateislami.net

اضحیہ یعنی قربانی کا بیان

مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیت تقرب ذبح کرنا قربانی ہے اور کبھی اوس جانور کو بھی اضحیہ اور قربانی کہتے ہیں جو ذبح کیا جاتا ہے۔ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے جو اس امت کے لیے باقی رکھی گئی اور نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو قربانی کرنے کا حکم دیا گیا، ارشاد فرمایا:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲﴾ (3)

''تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔''

اس کے متعلق پہلے چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں پھر فقہی مسائل بیان ہوں گے۔

حدیث ۱ ابوداود، ترمذی و ابن ماجہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقامِ قبول میں پہنچ جاتا ہے لہٰذا اس کو خوش دلی سے کرو۔'' (4)

حدیث ۲ طبرانی حضرت امام حسن بن علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے

---

1 ......''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الذبائح، الباب الثالث فی المتفرقات، ج۵، ص۲۹۱.

2 ......''الدرالمختار''، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۱۳.

3 ......پ۳۰، الکوثر:۲.

4 ......''جامع الترمذي''، کتاب الأضاحی، باب ماجاء في فضل الأضحیۃ، الحدیث:۱۴۹۸، ج۳، ص۱۶۲.

www.dawateislami.net

فرمایا: ''جس نے خوشیِ دل سے طالب ثواب ہوکر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہوجائے گی۔''(1)

حدیث ۳ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ارشادفرمایا: ''جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں۔''(2)

حدیث ۴ ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضوراقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔''(3)

حدیث ۵ ابن ماجہ نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ صحابہ (رضی اللہ تعالٰی عنھم) نے عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) یہ قربانیاں کیا ہیں فرمایا کہ ''تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے'' لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے فرمایا: ''ہر بال کے مقابل نیکی ہے عرض کی اُون کا کیا حکم ہے فرمایا: ''اُون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔''(4)

حدیث ۶ صحیح بخاری میں براء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں پھر اوس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اوس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پالیا اور جس نے پہلے ذبح کرلیا وہ گوشت ہے جو اوس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لیے طیار کرلیا قربانی سے اوسے کچھ تعلق نہیں۔'' ابوبردہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کھڑے ہوئے اور یہ پہلے ہی ذبح کر چکے تھے (اس خیال سے کہ پروس کے لوگ غریب تھے انھوں نے چاہا کہ اون کو گوشت مل جائے) اور عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) میرے پاس بکری کا چھ ماہہ ایک بچہ ہے فرمایا: ''تم اوسے ذبح کرلو اور تمہارے سوا کسی کے لیے چھ ماہہ بچہ کفایت نہیں کرے گا۔''(5)

حدیث ۷ امام احمد وغیرہ براء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضوراقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''آج کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ نماز ہے اوس کے بعد قربانی کرنا ہے جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے پہلے ذبح کرڈالا وہ گوشت ہے جو اوس نے اپنے گھر والوں کے لیے پہلے ہی سے کرلیا۔ نسک یعنی قربانی سے اوس کو کچھ تعلق نہیں۔''(6)

---

1 ......"المعجم الكبير"، الحديث: ٢٧٣٦، ج٣، ص٨٤.

2 ......"المعجم الكبير"، الحديث: ١٠٨٩٤، ج١١، ص١٤-١٥.

3 ......"سنن ابن ماجة"، كتاب الأضاحي، باب الأضاحي واجبة هي أم لا، الحديث: ٣١٢٣، ج٣، ص٥٢٩.

4 ......المرجع السابق، باب ثواب الأضحية، الحديث: ٣١٢٧، ص٥٣١.

5 ......"صحيح البخاري"، كتاب الأضاحي، باب سنة الأضحية، الحديث: ٥٥٤٥، ج٣، ص٥٧١.

6 ......"المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، مسند الكوفيين، حديث البراء بن عازب، الحديث: ١٨٧١٥، ج٦، ص٤٤٤، وغيره.

www.dawateislami.net

حدیث ۸ امام مسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے حکم فرمایا کہ ''سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں نظر کرتا ہو یعنی اوس کے پاؤں سیاہ ہوں اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں وہ قربانی کے لیے حاضر کیا گیا حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''عائشہ چھری لاؤ'' پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرلو پھر حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے چھری لی اور مینڈھے کو لٹایا اور اوسے ذبح کیا پھر فرمایا:

''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ. وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ. وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ.''[1]

الٰہی تو اس کو محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی طرف سے اور اون کی آل اور امت کی طرف سے قبول فرما۔

حدیث ۹ امام احمد وابوداود وابن ماجہ ودارمی جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ذبح کے دن دو مینڈھے سینگ والے چت کبرے خصی کیے ہوئے ذبح کیے جب اون کا مونھ قبلہ کو کیا یہ پڑھا:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ.[2]

اس کو پڑھ کر ذبح فرمایا''[3] اور ایک روایت میں ہے کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے یہ فرمایا کہ ''الٰہی یہ میری طرف سے ہے اور میری امت میں اوس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔''[4]

حدیث ۱۰ امام بخاری ومسلم نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے دو مینڈھے چت کبرے سینگ والوں کی قربانی کی اونھیں اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہا، کہتے ہیں میں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو دیکھا کہ اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا اور بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہا۔''[5]

حدیث ۱۱ ترمذی میں حنش سے مروی وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھا کہ دو مینڈھے کی قربانی

---

1 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الأضاحی، باب إستحباب إستحسان الضحیة...إلخ، الحدیث: ۱۹۔(۱۹۶۷) ص۱۰۸۷.

2 ...... میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے ملت ابراہیمی پر ایک اسی کا ہو کر، اور میں مشرکوں میں نہیں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ (عزوجل) کے لئے ہے جو رب (ہے) سارے جہان کا، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں میں ہوں، الٰہی یہ تیری توفیق سے ہے اور تیرے لیے ہی ہے محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) اور آپ کی امت کی طرف سے، بسم اللہ و اللہ اکبر۔

3 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا، الحدیث: ۲۷۹۵، ج۳، ص۱۲۶.

4 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الضحایا، باب في الشاة یضحی بھا عن جماعة، الحدیث: ۲۸۱۰، ج۳، ص۱۳۱.

5 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الأضاحی، باب إستحباب إستحسان الضحیة...إلخ، الحدیث: ۱۷(۱۹۶۶)، ۱۸(۱۹۶۶) ص۱۰۸۶.

www.dawateislami.net

کرتے ہیں میں نے کہا یہ کیا اونھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی طرف سے قربانی کروں لہٰذا میں حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ (1)

حدیث ۱۲ ابوداود ونسائی عبد اللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنھما سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مجھے یوم اضحی کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس امت کے لیے عید بنایا ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) یہ بتایئے اگر میرے پاس منیحہ (2) کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اوسی کی قربانی کردوں فرمایا: ''نہیں۔ ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیر ناف کو مونڈو اسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہو جائے گی'' (3) یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو اوسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

حدیث ۱۳ مسلم وترمذی ونسائی وابن ماجہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنھا سے راوی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اوس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کرلے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔ (4)

حدیث ۱۴ طبرانی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''قربانی میں گائے سات کی طرف سے اور اونٹ سات کی طرف سے ہے۔'' (5)

حدیث ۱۵ ابوداود ونسائی وابن ماجہ مجاشع بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''بھیڑ کا جذع (چھ مہینے کا بچہ) سال بھر والی بکری کے قائم مقام ہے۔'' (6)

حدیث ۱۶ امام احمد نے روایت کی کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''افضل قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلٰی ہو اور خوب فربہ ہو۔ (7)

حدیث ۱۷ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما سے راوی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا۔ (8)

---

1 ......''جامع الترمذي''، كتاب الأضاحي، باب ماجاء في الأضحية... إلخ، الحديث: ١٥٠٠، ج٣، ص١٦٣.

2 ......منیحہ اوس جانور کو کہتے ہیں جو دوسرے نے اسے اس لیے دیا ہے کہ یہ کچھ دنوں اوس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے پھر مالک کو واپس کردے، ۱۲ منہ۔

3 ......''سنن أبي داود''، كتاب الضحايا، باب ماجاء في إيجاب الأضاحي، الحديث: ٢٧٨٩، ج٣، ص١٢٣.

4 ......''جامع الترمذي''، كتاب الأضاحي، باب ترك أخذ الشعرلمن أرادأن يضحّي، الحديث: ١٥٢٨، ج٣، ص١٧٧.

5 ......''المعجم الكبير''، الحديث: ١٠٠٢٦، ج١٠، ص٨٣.

6 ......''سنن أبي داود''، كتاب الضحايا، باب ما يجوزمن السن في الضحايا، الحديث: ٢٧٩٩، ج٣، ص١٢٧.

7 ......''المسند''، للإمام أحمد بن حنبل، حديث جد أبي الأشد، الحديث: ١٥٤٩٤، ج٥، ص٢٧٩.

8 ......''المعجم الكبير''، الحديث: ١١٤٥٨، ج١١، ص١٥٢.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۸ امام احمد وغیرہ حضرت علی سے راوی کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں۔ کانا[۱] جس کا کانا پن ظاہر ہے اور بیمار[۲] جس کی بیماری ظاہر ہو اور لنگڑا[۳] جس کا لنگ ظاہر ہے اور ایسا لاغر[۴] جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔''(1) اسی کی مثل امام مالک و احمد و ترمذی و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و دارمی براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی۔

حدیث ۱۹ امام احمد و ابن ماجہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے کان کٹے ہوئے اور سینگ ٹوٹے ہوئے کی قربانی سے منع فرمایا۔(2)

حدیث ۲۰ ترمذی و ابوداود و نسائی و دارمی حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''ہم جانوروں کے کان اور آنکھیں غور سے دیکھ لیں اور اوس کی قربانی نہ کریں جس کے کان کا اگلا حصہ کٹا ہو اور نہ اوس کی جس کے کان کا پچھلا حصہ کٹا ہو نہ اوس کی جس کا کان پھٹا ہو یا کان میں سوراخ ہو۔''(3)

حدیث ۲۱ امام بخاری ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم عیدگاہ میں نحر و ذبح فرماتے تھے۔(4)

مسائل فقھیہ

قربانی کئی قسم کی ہے۔ غنی[۱] اور فقیر دونوں پر واجب، فقیر[۲] پر واجب ہو غنی پر واجب نہ ہو، غنی[۳] پر واجب ہو فقیر پر واجب نہ ہو۔ دونوں پر واجب ہو اوس کی صورت یہ ہے کہ قربانی کی منت مانی یہ کہا کہ اللہ (عزوجل) کے لیے مجھ پر بکری یا گائے کی قربانی کرنا ہے یا اس بکری یا اس گائے کو قربانی کرنا ہے۔ فقیر پر واجب ہو غنی پر نہ ہو اس کی صورت یہ ہے کہ فقیر نے قربانی کے لیے جانور خریدا اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہے اور غنی اگر خریدتا تو اس خریدنے سے قربانی اوس پر واجب نہ ہوتی۔ غنی پر واجب ہو فقیر پر واجب نہ ہو اس کی صورت یہ ہے کہ قربانی کا وجوب نہ خریدنے سے ہو نہ منت ماننے سے بلکہ خدا نے جو اسے زندہ رکھا ہے اس کے شکریہ میں اور حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی سنت کے اِحیا میں(5) جو قربانی واجب ہے وہ صرف غنی پر ہے۔(6) (عالمگیری)

---

1 ......''المسند''، للإمام أحمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث البراء بن عازب، الحدیث: ۱۸۵۳۵، ج۶، ص۴۰۷، وغیرہ.

2 ......''سنن ابن ماجة''، کتاب الأضاحی، باب ما یکرہ أن یضحی بہ، الحدیث: ۳۱۴۵، ج۳، ص۵۴۰.

3 ......''جامع الترمذي''، کتاب الأضاحی، باب مایکرہ من الأضاحی، الحدیث: ۱۵۰۳، ج۳، ص۱۶۵.

4 ......''صحیح البخاري''، کتاب الأضاحی، باب الأضحی والنحر بالمصلّٰی، الحدیث: ۵۵۵۲، ج۳، ص۵۷۳.

5 ......یعنی سنت ابراہیمی کو قائم رکھنے کے لیے۔

6 ......''الفتاوی الھندیة''، کتاب الأضحیة، الباب الاوّل فی تفسیرھا...إلخ، ج۵، ص۲۹۱، ۲۹۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱ مسافر پر قربانی واجب نہیں اگر مسافر نے قربانی کی یہ تطوّع (نفل) ہے اور فقیر نے اگر نہ منت مانی ہو نہ قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہو اوس کا قربانی کرنا بھی تطوّع ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ بکری کا مالک تھا اور اوس کی قربانی کی نیت کرلی یا خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہ تھی بعد میں نیت کرلی تو اس نیت سے قربانی واجب نہیں ہوگی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ قربانی واجب ہونے کے شرائط یہ ہیں۔ اسلام یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں، اقامت یعنی مقیم ہونا، مسافر پر واجب نہیں، تونگری یعنی مالک نصاب ہونا یہاں مالداری سے مراد وہی ہے جس سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے وہ مراد نہیں جس سے زکوۃ واجب ہوتی ہے، حرّیت یعنی آزاد ہونا جو آزاد نہ ہو اوس پر قربانی واجب نہیں کہ غلام کے پاس مال ہی نہیں لہٰذا عبادت مالیہ اوس پر واجب نہیں۔ مرد ہونا اس کے لیے شرط نہیں۔ عورتوں پر واجب ہوتی ہے جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے اس کے لیے بلوغ شرط ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور نابالغ پر واجب ہے تو آیا خود اوس کے مال سے قربانی کی جائے گی یا اوس کا باپ اپنے مال سے قربانی کرے گا۔ ظاھر الروایۃ یہ ہے کہ نہ خود نابالغ پر واجب ہے اور نہ اوس کی طرف سے اوس کے باپ پر واجب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴ مسافر پر اگرچہ واجب نہیں مگر نفل کے طور پر کرے تو کرسکتا ہے ثواب پائے گا۔ حج کرنے والے جو مسافر ہوں اون پر قربانی واجب نہیں اور مقیم ہوں تو واجب ہے جیسے کہ مکہ کے رہنے والے حج کریں تو چونکہ یہ مسافر نہیں ان پر واجب ہوگی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ شرائط کا پورے وقت میں پایا جانا ضروری نہیں بلکہ قربانی کے لیے جو وقت مقرر ہے اوس کے کسی حصہ میں شرائط کا پایا جانا وجوب کے لیے کافی ہے مثلاً ایک شخص ابتدائے وقت قربانی میں کافر تھا پھر مسلمان ہوگیا اور ابھی قربانی کا وقت باقی ہے اوس پر قربانی واجب ہے جبکہ دوسرے شرائط بھی پائے جائیں اسی طرح اگر غلام تھا اور آزاد ہوگیا اوس کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ یوہیں اول وقت میں مسافر تھا اور اثنائے وقت میں مقیم ہوگیا اس پر بھی قربانی واجب ہوگئی یا فقیر تھا اور وقت کے اندر مالدار ہوگیا اس پر بھی قربانی واجب ہے۔[5] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الاوّل في تفسيرها... إلخ، ج٥، ص٢٩١.

2 ......المرجع السابق، ص٢٩١.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٢٤، وغيره.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٢٤.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الاوّل في تفسيرها... إلخ، ج٥، ص٢٩٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶ قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے جب وہ وقت آیا اور شرائط وجوب پائے گئے قربانی واجب ہوگئی اور اس کا رکن اون مخصوص جانوروں میں کسی کو قربانی کی نیت سے ذبح کرنا ہے۔قربانی کی نیت سے دوسرے جانور مثلاً مرغ کو ذبح کرنا ناجائز ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷ جو شخص دوسو درہم یا بیس دینار کا مالک ہو یا حاجت کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت دوسو درہم ہو وہ غنی ہے اوس پر قربانی واجب ہے۔حاجت سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کے سامان جن کی حاجت ہو اور سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے ان کے سوا جو چیزیں ہوں وہ حاجت سے زائد ہیں۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۸ اوس شخص پر دَین ہے اور اوس کے اموال سے دَین کی مقدار مُجرا کی جائے[3] تو نصاب نہیں باقی رہتی اوس پر قربانی واجب نہیں اور اگر اس کا مال یہاں موجود نہیں ہے اور ایامِ قربانی[4] گزرنے کے بعد وہ مال اوسے وصول ہوگا تو قربانی واجب نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ ایک شخص کے پاس دوسو درہم تھے سال پورا ہوا اور ان میں سے پانچ درہم زکوۃ میں دیے ایک سو پچانوے باقی رہے اب قربانی کا دن آیا تو قربانی واجب ہے اور اگر اپنے ضروریات میں پانچ درہم خرچ کرتا تو قربانی واجب نہ ہوتی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ مالکِ نصاب نے قربانی کے لیے بکری خریدی تھی وہ گم ہوگئی اور اس شخص کا مال نصاب سے کم ہوگیا اب قربانی کا دن آیا تو اس پر یہ ضرور نہیں کہ دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے اور اگر وہ بکری قربانی ہی کے دنوں میں مل گئی اور یہ شخص اب بھی مالک نصاب نہیں ہے تو اوس پر اس بکری کی قربانی واجب نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ عورت کا مَہر شوہر کے ذمہ باقی ہے اور شوہر مالدار ہے تو اس مَہر کی وجہ سے عورت کو مالک نصاب نہیں مانا جائے گا اگر چہ مَہر معجّل ہو اور اگر عورت کے پاس اس کے سوا بقدر نصاب مال نہیں ہے تو عورت پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵۲۰.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأضحیة، الباب الاوّل فی تفسیرھا...إلخ، ج۵، ص۲۹۲، وغیرہ.

3 ......کٹوتی کی جائے۔

4 ......ایامِ قربانی یعنی دس، گیارہ، بارہ (۱۰،۱۱،۱۲) ذوالحجہ۔

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأضحیة، الباب الاوّل فی تفسیرھا...إلخ، ج۵، ص۲۹۲.

6 ......المرجع السابق.

7 ......المرجع السابق.

8 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ کسی کے پاس دوسو درہم کی قیمت کا مصحف شریف (قرآن مجید) ہے اگر وہ اوسے دیکھ کر اچھی طرح تلاوت کرسکتا ہے تو اوس پر قربانی واجب نہیں چاہے اوس میں تلاوت کرتا ہو یا نہ کرتا ہو اور اگر اچھی طرح اوسے دیکھ کر تلاوت نہ کرسکتا ہو تو واجب ہے۔ کتابوں کا بھی یہی حکم ہے کہ اوس کے کام کی ہیں تو قربانی واجب نہیں ورنہ ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ ایک مکان جاڑے کے لیے[2] اور ایک گرمی کے لیے یہ حاجت میں داخل ہے ان کے علاوہ اس کے پاس تیسرا مکان ہو جو حاجت سے زائد ہے اگر یہ دوسو درہم کا ہے تو قربانی واجب ہے اسی طرح گرمی جاڑے کے بچھونے حاجت میں داخل ہیں اور تیسرا بچھونا جو حاجت سے زائد ہے اوس کا اعتبار ہوگا۔ غازی کے لیے دو گھوڑے حاجت میں ہیں تیسرا حاجت سے زائد ہے۔ اسلحہ غازی کی حاجت میں داخل ہیں ہاں اگر ہر قسم کے دو ہتھیار ہوں تو دوسرے کو حاجت سے زائد قرار دیا جائے گا۔ گاؤں کے زمیندار کے پاس ایک گھوڑا حاجت میں داخل ہے اور دو ہوں تو دوسرے کو زائد مانا جائے گا۔ گھر میں پہننے کے کپڑے اور کام کاج کے وقت پہننے کے کپڑے اور جمعہ وعید اور دوسرے موقعوں پر پہن کر جانے کے کپڑے یہ سب حاجت میں داخل ہیں اور ان تین کے سوا چوتھا جوڑا اگر دوسو درہم کا ہے تو قربانی واجب ہے۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ بالغ لڑکوں یا بی بی کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہے تو اون سے اجازت حاصل کرے بغیر اون کے کہے اگر کر دی تو اون کی طرف سے واجب ادا نہ ہوا اور نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں ہے مگر کر دینا بہتر ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ قربانی کا حکم یہ ہے کہ اس کے ذمہ جو قربانی واجب ہے کر لینے سے بری الذمہ ہوگیا اور اچھی نیت سے کی ہے ریا وغیرہ کی مداخلت نہیں تو اللہ (عزوجل) کے فضل سے امید ہے کہ آخرت میں اس کا ثواب ملے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۶ یہ ضرور نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے اس کے لیے گنجائش ہے کہ پورے وقت میں جب چاہے کرے لہٰذا اگر ابتدائے وقت میں اس کا اہل نہ تھا وجوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخر وقت میں اہل ہوگیا یعنی وجوب کے شرائط پائے گئے تو اوس پر واجب ہوگئی اور اگر ابتدائے وقت میں واجب تھی اور ابھی کی نہیں اور آخر وقت میں شرائط جاتے رہے تو واجب نہ رہی۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأضحیة، الباب الاوّل فی تفسیرھا...إلخ، ج۵، ص۲۹۲، ۲۹۳.

2 ......سردی یعنی موسم سرما کے لیے۔

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأضحیة، الباب الاوّل فی تفسیرھا...إلخ، ج۵، ص۲۹۳.
و"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵۲۰.

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأضحیة، الباب الاوّل فی تفسیرھا...إلخ، ج۵، ص۲۹۳.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵۲۱، وغیرہ.

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأضحیة، الباب الاوّل فی تفسیرھا...إلخ، ج۵، ص۲۹۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۷ ایک شخص فقیر تھا مگر اوس نے قربانی کر ڈالی اس کے بعد ابھی وقت قربانی کا باقی تھا کہ غنی ہوگیا تو اوس کو پھر قربانی کرنی چاہیے کہ پہلے جو کی تھی وہ واجب نہ تھی اور اب واجب ہے بعض علماء نے فرمایا کہ وہ پہلی قربانی کافی ہے اور اگر باوجود مالک نصاب ہونے کے اوس نے قربانی نہ کی اور وقت ختم ہونے کے بعد فقیر ہوگیا تو اوس پر بکری کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے یعنی وقت گزرنے کے بعد قربانی ساقط نہیں ہوگی۔ اور اگر مالک نصاب بغیر قربانی کیے ہوئے انھیں دنوں میں مرگیا تو اوس کی قربانی ساقط ہوگئی۔ (1) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۸ قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتی مثلاً بجائے قربانی اوس نے بکری یا اس کی قیمت صدقہ کردی یہ ناکافی ہے اس میں نیابت ہوسکتی ہے یعنی خود کرنا ضرور نہیں بلکہ دوسرے کو اجازت دے دی اوس نے کردی یہ ہوسکتا ہے۔ (2) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ جب قربانی کے شرائط مذکورہ پائے جائیں تو بکری کا ذبح کرنا یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے۔ ساتویں حصہ سے کم نہیں ہوسکتا بلکہ اونٹ یا گائے کے شرکا میں اگر کسی شریک کا ساتویں حصہ سے کم ہے تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی یعنی جس کا ساتواں حصہ یا اس سے زیادہ ہے اوس کی بھی قربانی نہیں ہوئی۔ گائے یا اونٹ میں ساتویں حصہ سے زیادہ کی قربانی ہوسکتی ہے۔ مثلاً گائے کو چھ یا پانچ یا چار شخصوں کی طرف سے قربانی کریں ہوسکتا ہے اور یہ ضرور نہیں کہ سب شرکا کے حصے برابر ہوں بلکہ کم وبیش بھی ہوسکتے ہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ جس کا حصہ کم ہے تو ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔ (3) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ سات شخصوں نے پانچ گایوں کی قربانی کی یہ جائز ہے کہ ہر گائے میں ہر شخص کا ساتواں حصہ ہوا اور آٹھ شخصوں نے پانچ یا چھ گایوں میں بحصۂ مساوی شرکت کی یہ ناجائز ہے کہ ہر گائے میں ہر ایک کا ساتویں حصہ سے کم ہے۔ سات بکریوں کی سات شخصوں نے شریک ہوکر قربانی کی یعنی ہر ایک کا ہر بکری میں ساتواں حصہ ہے استحساناً قربانی ہوجائے گی یعنی ہر ایک کی ایک ایک بکری پوری قرار دی جائے گی۔ یوہیں دو شخصوں نے دو بکریوں میں شرکت کرکے قربانی کی تو بطور استحسان ہر ایک کی قربانی ہوجائے گی۔ (4)

مسئلہ ۲۱ شرکت میں گائے کی قربانی ہوئی تو ضرور ہے کہ گوشت وزن کرکے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ ہو

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأضحیة، الباب الاوّل فی تفسیرھا... إلخ، ج٥، ص٢٩٣.
و"الدرالمختار"، کتاب الأضحیة، ج٩، ص٥٢٥.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأضحیة، الباب الاوّل فی تفسیرھا... إلخ، ج٥، ص٢٩٣، ٢٩٤.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج٩، ص٥٢١۔٥٢٥.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج٩، ص٥٢٥.

www.dawateislami.net

کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کسی کو زائد یا کم ملے اور یہ ناجائز ہے یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم وبیش ہوگا تو ہر ایک اس کو دوسرے کے لیے جائز کردے گا کہہ دے گا کہ اگر کسی کو زائد پہنچ گیا ہے تو معاف کیا کہ یہاں عدم جواز حق شرع ہے اور ان کو اس کے معاف کرنے کا حق نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲ قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن، دوراتیں اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں اور گیارہ سے تیرہ تک تین دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں لہٰذا بیچ کے دودن ایام نحر وایام تشریق دونوں ہیں اور پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ صرف یوم النحر ہے اور پچھلا دن یعنی تیرہویں ذی الحجہ صرف یوم التشریق ہے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳ دسویں کے بعد کی دونوں راتیں ایام نحر میں داخل ہیں ان میں بھی قربانی ہوسکتی ہے مگر رات میں ذبح کرنا مکروہ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ پہلا دن یعنی دسویں تاریخ سب میں افضل ہے پھر گیارہویں اور پچھلا دن یعنی بارہویں سب میں کم درجہ ہے اور اگر تاریخوں میں شک ہو یعنی تیس کا چاند مانا گیا ہے اور اونتیس کے ہونے کا بھی شبہہ ہے مثلاً گمان تھا کہ اونتیس کا چاند ہوگا مگر ابروغیرہ کی وجہ سے نہ دکھا یا شہادتیں گزریں مگر کسی وجہ سے قبول نہ ہوئیں ایسی حالت میں دسویں کے متعلق یہ شبہہ ہے کہ شاید آج گیارہویں ہو تو بہتر یہ ہے کہ قربانی کو بارہویں تک مؤخر نہ کرے یعنی بارہویں سے پہلے کرڈالے کیونکہ بارہویں کے متعلق تیرہویں تاریخ ہونے کا شبہہ ہوگا تو یہ شبہہ ہوگا کہ وقت سے بعد میں ہوئی اور اس صورت میں اگر بارہویں کو قربانی کی جس کے متعلق تیرہویں ہونے کا شبہہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت صدقہ کرڈالے بلکہ ذبح کی ہوئی بکری اور زندہ بکری میں قیمت کا تفاوت ہو کہ زندہ کی قیمت کچھ زائد ہو تو اس زیادتی کو بھی صدقہ کردے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ ایام نحر میں قربانی کرنا اوتنی قیمت کے صدقہ کرنے سے افضل ہے کیونکہ قربانی واجب ہے یا سنت اور صدقہ کرنا تطوّع محض ہے[5] لہٰذا قربانی افضل ہوئی۔[6] (عالمگیری) اور وجوب کی صورت میں بغیر قربانی کیے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔[7]

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج۹، ص۵۲۷.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج۹، ص۵۲۰ و۵۲۷۔۵۲۹، وغيره.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الثالث فی وقت الأضحية، ج۵، ص۲۹۵.

4 ......المرجع السابق.

5 ......یعنی نفلی عبادت ہے۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الثالث فی وقت الأضحية، ج۵، ص۲۹۵.

7 ......یعنی واجب ادا نہیں ہوسکتا۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۶ شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے لہٰذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہوسکتی اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں ہے یہاں طلوع فجر کے بعد سے ہی قربانی ہوسکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعد طلوع آفتاب قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہو چکنے کے بعد قربانی کی جائے۔[1] (عالمگیری) یعنی نماز ہو چکی ہے اورابھی خطبہ نہیں ہوا ہے اس صورت میں قربانی ہوجائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۷ یہ جو شہر و دیہات کا فرق بتایا گیا یہ مقام قربانی کے لحاظ سے ہے قربانی کرنے والے کے اعتبار سے نہیں یعنی دیہات میں قربانی ہوتو وہ وقت ہے اگرچہ قربانی کرنے والا شہر میں ہو اور شہر میں ہو تو نماز کے بعد ہو اگرچہ جس کی طرف سے قربانی ہے وہ دیہات میں ہو لہٰذا شہری آدمی اگر یہ چاہتا ہے کہ صبح ہی نماز سے پہلے قربانی ہو جائے تو جانور دیہات میں بھیج دے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۸ اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ عیدگاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی مسجد میں ہوگئی اور عیدگاہ میں نہ ہوئی جب بھی ہوسکتی ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ دسویں کو اگر عید کی نماز نہیں ہوئی تو قربانی کے لیے یہ ضرور ہے کہ وقت نماز جاتا رہے یعنی زوال کا وقت آجائے اب قربانی ہوسکتی ہے اور دوسرے یا تیسرے دن نماز عید سے قبل ہوسکتی ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ منے میں چونکہ عید کی نماز نہیں ہوتی لہٰذا وہاں جو قربانی کرنا چاہے طلوع فجر کے بعد سے کرسکتا ہے اوس کے لیے وہی حکم ہے جو دیہات کا ہے کسی شہر میں اگر فتنہ کی وجہ سے نماز عید نہ ہو تو وہاں دسویں کی طلوع فجر کے بعد قربانی ہوسکتی ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱ امام ابھی نماز ہی میں ہے اور کسی نے جانور ذبح کرلیا اگرچہ امام قعدہ میں ہو اور بقدر تشہد بیٹھ چکا ہو مگر ابھی سلام نہ پھیرا ہو تو قربانی نہیں ہوئی اور اگر امام نے ایک طرف سلام پھیرلیا ہے دوسری طرف باقی تھا کہ اس نے ذبح کردیا قربانی

1. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأضحية،الباب الثالث في وقت الأضحية،ج٥،ص٢٩٥.
2. ......"الدرالمختار"، كتاب الأضحية،ج٩،ص٥٢٩.
3. ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية،ج٩،ص٥٢٧،٥٢٨.
4. ......"الدرالمختار"، كتاب الأضحية،ج٩،ص٥٣٠.
5. ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية،ج٩،ص٥٢٨،٥٣٠.

www.dawateislami.net

ہوگئی اور بہتر یہ ہے کہ خطبہ سے جب امام فارغ ہوجائے اوس وقت قربانی کی جائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ امام نے نماز پڑھ لی اس کے بعد قربانی ہوئی پھر معلوم ہوا کہ امام نے بغیر وضو نماز پڑھا دی تو نماز کا اعادہ کیا جائے قربانی کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ یہ گمان تھا کہ آج عرفہ کا دن[3] ہے اور کسی نے زوال آفتاب کے بعد قربانی کر لی پھر معلوم ہوا کہ عرفہ کا دن نہ تھا بلکہ دسویں تاریخ تھی تو قربانی جائز ہوگئی۔ یوہیں اگر دسویں کو نماز عید سے پہلے قربانی کر لی پھر معلوم ہوا کہ وہ دسویں نہ تھی بلکہ گیارہویں تھی تو اس کی بھی قربانی جائز ہوگئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ نویں کے متعلق کچھ لوگوں نے گواہی دی کہ دسویں ہے اس بنا پر اوسی روز نماز پڑھ کر قربانی کی پھر معلوم ہوا کہ گواہی غلط تھی وہ نویں تاریخ تھی تو نماز بھی ہوگئی اور قربانی بھی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۵ ایامِ نحر گزر گئے اور جس پر قربانی واجب تھی اوس نے نہیں کی ہے تو قربانی فوت ہوگئی اب نہیں ہوسکتی پھر اگر اوس نے قربانی کا جانور معین کر رکھا ہے مثلاً معین جانور کے قربانی کی منت مان لی ہے وہ شخص غنی ہو یا فقیر بہر صورت اوسی معین جانور کو زندہ صدقہ کرے اور اگر ذبح کر ڈالا تو سارا گوشت صدقہ کرے اوس میں سے کچھ نہ کھائے اور اگر کچھ کھا لیا ہے تو جتنا کھایا ہے اوس کی قیمت صدقہ کرے اور اگر ذبح کیے ہوئے جانور کی قیمت زندہ جانور سے کچھ کم ہے تو جتنی کمی ہے اوسے بھی صدقہ کرے اور فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے اور قربانی کے دن نکل گئے چونکہ اس پر بھی اسی معین جانور کی قربانی واجب ہے لہٰذا اس جانور کو زندہ صدقہ کردے اور اگر ذبح کر ڈالا تو وہی حکم ہے جو منت میں مذکور ہوا۔ یہ حکم اوسی صورت میں ہے کہ قربانی ہی کے لیے خریدا ہو اور اگر اوس کے پاس پہلے سے کوئی جانور تھا اور اوس نے اوس کے قربانی کرنے کی نیت کر لی یا خریدنے کے بعد قربانی کی نیت کی تو اوس پر قربانی واجب نہ ہوئی۔ اور غنی نے قربانی کے لیے جانور خرید لیا ہے تو وہی جانور صدقہ کردے اور ذبح کر ڈالا تو وہی حکم ہے جو مذکور ہوا اور خریدا نہ ہو تو بکری کی قیمت صدقہ کرے۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الثالث في وقت الأضحية، ج٥، ص٢٩٥.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٢٩.

3 ......یعنی نویں ذی الحجہ کا دن۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الثالث في وقت الأضحية، ج٥، ص٢٩٥.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٣٠.

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٣١.
و"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان، ج٥، ص٢٩٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳٦ قربانی کے دن گزر گئے اور اوس نے قربانی نہیں کی اور جانور یا اوس کی قیمت کو صدقہ بھی نہیں کیا یہاں تک کہ دوسری بقرعید آ گئی اب یہ چاہتا ہے کہ سال گزشتہ کی قربانی کی قضا اس سال کرلے یہ نہیں ہوسکتا بلکہ اب بھی وہی حکم ہے کہ جانور یا اوس کی قیمت صدقہ کرے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ جس جانور کی قربانی واجب تھی ایامِ نحر گزرنے کے بعد اوسے بیچ ڈالا تو ثمن کا صدقہ کرنا واجب ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ کسی شخص نے یہ وصیت کی کہ اوس کی طرف سے قربانی کردی جائے اور یہ نہیں بتایا کہ گائے یا بکری کس جانور کی قربانی کی جائے اور نہ قیمت بیان کی کہ اتنے کا جانور خرید کر قربانی کی جائے یہ وصیت جائز ہے اور بکری قربان کردینے سے وصیت پوری ہوگئی اور اگر کسی کو وکیل کیا کہ میری طرف سے قربانی کردینا اور گائے یا بکری کا تعین نہ کیا اور قیمت بھی بیان نہیں کی تو یہ توکیل صحیح نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ قربانی کی منت مانی اور یہ معین نہیں کیا کہ گائے کی قربانی کرے گا یا بکری کی تو منت صحیح ہے بکری کی قربانی کردینا کافی ہے اور اگر بکری کی قربانی کی منت مانی تو اونٹ یا گائے قربانی کردینے سے بھی منت پوری ہوجائے گی منت کی قربانی میں سے کچھ نہ کھائے بلکہ سارا گوشت وغیرہ صدقہ کردے اور کچھ کھالیا تو جتنا کھایا اوس کی قیمت صدقہ کرے۔[4] (عالمگیری)

قربانی کے جانور کا بیان

مسئلہ ۱ قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔ اونٹ، گائے، بکری ہر قسم میں اوس کی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں نر اور مادہ، خصی[5] اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہوسکتی ہے۔ بھینس گائے میں شمار ہے اس کی بھی قربانی ہوسکتی ہے۔ بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں ان کی بھی قربانی ہوسکتی ہے۔[6] (عالمگیری وغیرہ)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان و الزمان، ج٥، ص٢٩٦، ٢٩٧.

2 ...... المرجع السابق، ص٢٩٧.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الثاني في وجوب الأضحية... إلخ، ج٥، ص٢٩٥.

5 ...... وہ جانور جس کے فوطے نکال دیئے گئے ہوں۔

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، ج٥، ص٢٩٧، وغيره.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲: وحشی جانور جیسے نیل گائے اور ہرن ان کی قربانی نہیں ہوسکتی وحشی اور گھریلو جانور سے مل کر بچہ پیدا ہوا مثلاً ہرن اور بکری سے اس میں ماں کا اعتبار ہے یعنی اوس بچہ کی ماں بکری ہے تو جائز ہے اور بکرے اور ہرنی سے پیدا ہے تو ناجائز۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیے اونٹ پانچ سال کا گائے دوسال کی بکری ایک سال کی اس سے عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہہ بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اوس کی قربانی جائز ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴: بکری کی قیمت اور گوشت اگر گائے کے ساتویں حصہ کی برابر ہو تو بکری افضل ہے اور گائے کے ساتویں حصہ میں بکری سے زیادہ گوشت ہو تو گائے افضل ہے یعنی جب دونوں کی ایک ہی قیمت ہو اور مقدار بھی ایک ہی ہو تو جس کا گوشت اچھا ہو وہ افضل ہے اور اگر گوشت کی مقدار میں فرق ہو تو جس میں گوشت زیادہ ہو وہ افضل ہے اور مینڈھا بھیڑ سے اور دنبہ دنبی سے افضل ہے جبکہ دونوں کی ایک قیمت ہو اور دونوں میں گوشت برابر ہو۔ بکری بکرے سے افضل ہے مگر خصی بکرا بکری سے افضل ہے اور اونٹنی اونٹ سے اور گائے بیل سے افضل ہے جبکہ گوشت اور قیمت میں برابر ہوں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو ہوگی ہی نہیں۔ جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اوس کی قربانی جائز ہے اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گیا اور مینگ تک[4] ٹوٹا ہے تو ناجائز ہے اس سے کم ٹوٹا ہے تو جائز ہے۔ جس جانور میں جنون ہے اگر اس حد کا ہے کہ وہ جانور چرتا بھی نہیں ہے تو اوس کی قربانی ناجائز ہے اور اس حد کا نہیں ہے تو جائز ہے۔ خصی یعنی جس کے خصیے نکال لیے گئے ہیں یا مجبوب یعنی جس کے خصیے اور عضو تناسل سب کاٹ لیے گئے ہوں ان کی قربانی جائز ہے۔ اتنا بوڑھا کہ بچہ کے قابل نہ رہا یا داغا ہوا جانور یا جس کے دودھ نہ اوترتا ہو ان سب کی قربانی جائز ہے۔ خارشتی جانور کی قربانی جائز ہے جبکہ فربہ[5] ہو اور اتنا لاغر ہو کہ ہڈی میں مغز نہ رہا تو قربانی جائز نہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، ج٥، ص٢٩٧.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٣٣.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٣٤.

4 ......یعنی جڑ تک۔ 5 ......موٹا، صحت مند۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٣٥.

و"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، ج٥، ص٢٩٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶ بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے۔ اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں اور کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو اس کی بھی قربانی ناجائز۔ اتنا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو اور لنگڑا جو قربان گاہ تک[1] اپنے پاؤں سے نہ جاسکے اور اتنا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور جس کے کان یا دم یا چکی[2] کٹے ہوں یعنی وہ عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو ان سب کی قربانی ناجائز ہے اور اگر کان یا دم یا چکی تہائی یا اس سے کم کٹی ہو تو جائز ہے جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو اوس کی ناجائز ہے اور جس کے کان چھوٹے ہوں اوس کی جائز ہے۔ جس جانور کی تہائی سے زیادہ نظر جاتی رہی اوس کی بھی قربانی ناجائز ہے اگر دونوں آنکھوں کی روشنی کم ہو تو اس کا پہچاننا آسان ہے اور صرف ایک آنکھ کی کم ہو تو اس کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو ایک دو دن بھوکا رکھا جائے پھر اوس آنکھ پر پٹی باندھ دی جائے جس کی روشنی کم ہے اور اچھی آنکھ کھلی رکھی جائے اور اتنی دور چارہ رکھیں جس کو جانور نہ دیکھے پھر چارہ کو نزدیک لاتے جائیں جس جگہ وہ چارے کو دیکھنے لگے وہاں نشان رکھ دیں پھر اچھی آنکھ پر پٹی باندھ دیں اور دوسری کھول دیں اور چارہ کو قریب کرتے جائیں جس جگہ اس آنکھ سے دیکھ لے یہاں بھی نشان کر دیں پھر دونوں جگہوں کی پیمائش کریں اگر یہ جگہ اوس پہلی جگہ کی تہائی ہے تو معلوم ہوا کہ تہائی روشنی کم ہے اور اگر نصف ہے تو معلوم ہوا کہ بہ نسبت اچھی آنکھ کی اس کی روشنی آدھی ہے۔[3] (ہدایہ، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷ جس کے دانت نہ ہوں[4] یا جس کے تھن کٹے ہوں یا خشک ہوں اوس کی قربانی ناجائز ہے بکری میں ایک کا خشک ہونا ناجائز ہونے کے لیے کافی ہے اور گائے بھینس میں دو خشک ہوں تو ناجائز ہے۔ جس کی ناک کٹی ہو یا علاج کے ذریعہ اوس کا دودھ خشک کر دیا ہو اور خنثٰی جانور یعنی جس میں نر و مادہ دونوں کی علامتیں ہوں اور جلّالہ جو صرف غلیظ کھاتا ہو ان سب کی قربانی ناجائز ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۸ بھیڑ یا دنبہ کی اون کاٹ لی گئی ہو اس کی قربانی جائز ہے اور جس جانور کا ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو اوس کی قربانی ناجائز ہے۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......ذبح کرنے کی جگہ تک۔ 2 ......دنبے کی گول چپٹی دم۔

3 ......"الهداية"، كتاب الأضحية، ج ۲، ص ۳۵۸.

و"الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج ۹، ص ۵۳۵-۵۳۷.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، ج ۵، ص ۲۹۷-۲۹۸.

4 ......یعنی ایسا جانور جو گھاس کھانے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، ہاں البتہ اگر گھاس کھانے کی صلاحیت رکھتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے جیسا کہ **بحر الرائق**، ج۸، ص۳۲۳، **الهداية**، ج۲، ص۳۵۹، **تبيين الحقائق**، ج۶، ص۴۸۱، **الفتاوى الخانية**، ج۲، ص۳۳۴، **الفتاوى الهندية**، ج۵، ص۲۹۸ پر مذکور ہے... **علمیه**

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج ۹، ص ۵۳۷.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، ج ۵، ص ۲۹۸، ۲۹۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹ جانور کو جس وقت خریدا تھا اوس وقت اوس میں ایسا عیب نہ تھا جس کی وجہ سے قربانی ناجائز ہوتی ہے بعد میں وہ عیب پیدا ہوگیا تو اگر وہ شخص مالک نصاب ہے تو دوسرے جانور کی قربانی کرے اور مالک نصاب نہیں ہے تو اوسی کی قربانی کرلے یہ اوس وقت ہے کہ اوس فقیر نے پہلے سے اپنے ذمہ قربانی واجب نہ کی ہو اور اگر اوس نے منت مانی ہے کہ بکری کی قربانی کروں گا اور منت پوری کرنے کے لیے بکری خریدی اوس وقت بکری میں ایسا عیب نہ تھا پھر پیدا ہوگیا اس صورت میں فقیر کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے۔[1] (ہدایہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ فقیر نے جس وقت جانور خریدا تھا اوسی وقت اوس میں ایسا عیب تھا جس سے قربانی ناجائز ہوتی ہے اور وہ عیب قربانی کے وقت تک باقی رہا تو اس کی قربانی کرسکتا ہے اور غنی عیب دار خریدے اور عیب دار ہی کی قربانی کرے تو ناجائز ہے اور اگر عیبی جانور کو خریدا تھا اور بعد میں اوس کا عیب جاتا رہا تو غنی اور فقیر دونوں کے لیے اوس کی قربانی جائز ہے مثلاً ایسا لاغر جانور خریدا جس کی قربانی ناجائز ہے اور اوس کے یہاں وہ فربہ ہوگیا تو غنی بھی اس کی قربانی کرسکتا ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ قربانی کرتے وقت جانور اوچھلا کودا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہوگیا یہ عیب مضر نہیں یعنی قربانی ہو جائے گی اور اگر اوچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہوگیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ لایا گیا اور ذبح کردیا گیا جب بھی قربانی ہو جائے گی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ قربانی کا جانور مرگیا تو غنی پر لازم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے اور فقیر کے ذمہ دوسرا جانور واجب نہیں اور اگر قربانی کا جانور گم ہوگیا یا چوری ہوگیا اور اوس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا اب وہ مل گیا تو غنی کو اختیار ہے کہ دونوں میں جس ایک کو چاہے قربانی کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانیاں کرے۔[4] (درمختار) مگر غنی نے اگر پہلے جانور کی قربانی کی تو اگرچہ اس کی قیمت دوسرے سے کم ہو کوئی حرج نہیں اور اگر دوسرے کی قربانی کی اور اس کی قیمت پہلے سے کم ہے تو جتنی کمی ہے اوتنی رقم صدقہ کرے ہاں اگر پہلے کو بھی قربان کردیا تو اب وہ تصدق[5] واجب نہ رہا۔[6] (ردالمحتار)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الأضحية، ج ٢، ص ٣٥٩.
و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج ٩، ص ٥٣٩.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج ٩، ص ٥٣٩.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج ٩، ص ٥٣٩.

5 ......صدقہ کرنا۔

6 ......"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج ٩، ص ٥٣٩.

www.dawateislami.net

قربانی کے جانور میں شرکت

مسئلہ ۱۳ سات شخصوں نے قربانی کے لیے گائے خریدی تھی ان میں ایک کا انتقال ہوگیا اس کے ورثہ نے شرکا سے یہ کہہ دیا کہ تم اس گائے کو اپنی طرف سے اور اوس کی طرف سے قربانی کرو اونھوں نے کرلی تو سب کی قربانیاں جائز ہیں اور اگر بغیر اجازت ورثہ ان شرکا نے کی تو کسی کی نہ ہوئی۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۴ گائے کے شرکا میں سے ایک کافر ہے یا ان میں ایک شخص کا مقصود قربانی نہیں ہے بلکہ گوشت حاصل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہ ہوئی بلکہ اگر شرکا میں سے کوئی غلام یا مدبر ہے جب بھی قربانی نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ لوگ اگر قربانی کی نیت بھی کریں تو نیت صحیح نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ شرکا میں سے ایک کی نیت اس سال کی قربانی ہے اور باقیوں کی نیت سال گزشتہ کی قربانی ہے تو جس کی اس سال کی نیت ہے اوس کی قربانی صحیح ہے اور باقیوں کی نیت باطل کیونکہ سال گزشتہ کی قربانی اس سال نہیں ہوسکتی ان لوگوں کی یہ قربانی تطوّع یعنی نفل ہوئی اور ان لوگوں پر لازم ہے کہ گوشت کو صدقہ کردیں بلکہ ان کا ساتھی جس کی قربانی صحیح ہوئی ہے وہ بھی گوشت صدقہ کردے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ قربانی کے سب شرکا کی نیت تقرُّب ہو[4] اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی کا ارادہ گوشت نہ ہو اور یہ ضرور نہیں کہ وہ تقرب ایک ہی قسم کا ہو مثلاً سب قربانی ہی کرنا چاہتے ہیں بلکہ اگر مختلف قسم کے تقرب ہوں وہ تقرب سب پر واجب ہو یا کسی پر واجب ہو اور کسی پر واجب نہ ہو ہر صورت میں قربانی جائز ہے مثلاً دَمِ اِحصار اور احرام میں شکار کرنے کی جزا اور سر منڈانے کی وجہ سے دَم واجب ہوا ہو اور تمتع و قران کا دَم[5] کہ ان سب کے ساتھ قربانی کی شرکت ہوسکتی ہے۔ اسی طرح قربانی اور عقیقہ کی بھی شرکت ہوسکتی ہے کہ عقیقہ بھی تقرب کی ایک صورت ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ تین شخصوں نے قربانی کے جانور خریدے ایک نے دس کا دوسرے نے بیس کا تیسرے نے تیس کا اور ہر ایک نے جتنے میں خریدا ہے اوس کی واجبی قیمت بھی اوتنی ہی ہے یہ تینوں جانور مل گئے یہ پتا نہیں چلتا کہ کس کا کون ہے تینوں نے

---

1 ......"الهداية"، كتاب الأضحية، ج۲، ص۳٦۰.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج۹، ص۵٤۰.

3 ......"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج۹، ص۵٤۰.

4 ......یعنی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا مقصود ہو۔ 5 ......یعنی حج تمتع اور حج قران کا دم، تفصیل کے لیے بہارِ شریعت، ج۱، حصہ ٦ ملاحظہ فرمائیں۔

6 ......"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج۹، ص۵٤۰.

www.dawateislami.net

یہ اتفاق کرلیا کہ ایک ایک جانور ہر شخص قربانی کرے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا سب کی قربانیاں ہوگئیں مگر جس نے تیس میں خریدا تھا وہ بیس روپے خیرات کرے کیوں کہ ممکن ہے کہ دس والے کو اوس نے قربانی کیا ہو اور جس نے بیس میں خریدا تھا وہ دس روپے خیرات کرے اور جس نے دس میں خریدا تھا اوس پر کچھ صدقہ کرنا واجب نہیں اور اگر ہر ایک نے دوسرے کو ذبح کرنے کی اجازت دے دی تو قربانی ہوجائے گی اور اوس پر کچھ واجب نہ ہوگا۔[1] (درمختار)

قربانی کے بعض مستحبات

مسئلہ ۱۸ مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب فربہ اور خوبصورت اور بڑا ہو اور بکری کی قسم میں سے قربانی کرنی ہو تو بہتر سینگ والا مینڈھا چت کبرا ہو[2] جس کے خصیے کوٹ کر خصی کردیا ہو کہ حدیث میں ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے ایسے مینڈھے کی قربانی کی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ ذبح کرنے سے پہلے چھری کو تیز کرلیا جائے اور ذبح کے بعد جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہوجائے اوس کے تمام اعضا سے روح نکل نہ جائے اوس وقت تک ہاتھ پاؤں نہ کاٹیں اور نہ چمڑا اوتاریں اور بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے اگر اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو اور اگر اچھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو حکم دے وہ ذبح کرے مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقت قربانی حاضر ہو حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا: ''کھڑی ہوجاؤ اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہوجاؤ کہ اوس کے خون کے پہلے ہی قطرہ میں جو کچھ گناہ کیے ہیں سب کی مغفرت ہوجائے گی اس پر ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی یا نبی اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) یہ آپ کی آل کے لیے خاص ہے یا آپ کی آل کے لیے بھی ہے اور عامۂ مسلمین کے لیے بھی فرمایا کہ میری آل کے لیے خاص بھی ہے اور تمام مسلمین کے لیے عام بھی ہے۔[4] (عالمگیری، زیلعی، شلبیہ)

مسئلہ ۲۰ قربانی کا جانور مسلمان سے ذبح کرانا چاہیے اگر کسی مجوسی یا دوسرے مشرک سے قربانی کا جانور ذبح کرادیا تو قربانی نہیں ہوئی بلکہ یہ جانور حرام و مردار ہے اور کتابی سے قربانی کا جانور ذبح کرانا مکروہ ہے کہ قربانی سے مقصود

1 ......''الدرالمختار''، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵٤۱.
2 ......یعنی سفید وسیاہ رنگ والا ہو۔
3 ......''الفتاوی الهندیة''، کتاب الأضحیة، الباب الخامس فی بیان محل إقامة الواجب، ج۵، ص۳۰۰.
و''سنن أبي داود''، کتاب الضحایا، باب مایستحب من الضحایا، الحدیث:۲۷۹۵، ج۳، ص۱۲٦.
4 ......''الفتاوی الهندیة''، کتاب الأضحیة، الباب الخامس فی بیان محل إقامة الواجب، ج۵، ص۳۰۰.
و''تبیین الحقائق''، کتاب الأضحیة، ج٦، ص٤۸۷.
و''حاشیة الشلبیة'' هامش علی ''تبیین الحقائق''، کتاب الأضحیة، ج٦، ص٤۸۷.

www.dawateislami.net

تقرب الی اللہ ہے[1] اس میں کافر سے مدد نہ لی جائے بلکہ بعض ائمہ کے نزدیک اس صورت میں بھی قربانی نہیں ہوگی مگر ہمارا مذہب وہی پہلا ہے کہ قربانی ہوجائے گی اور مکروہ ہے۔[2] (زیلعی، شلبیہ)

قربانی کا گوشت و پوست وغیرہ کیا کرے

مسئلہ ۲۱ قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی یا فقیر کو دے سکتا ہے کھلا سکتا ہے بلکہ اوس میں سے کچھ کھالینا قربانی کرنے والے کے لیے مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ فقرا کے لیے اور ایک حصہ دوست و احباب کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے، ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے۔ اور کل کو صدقہ کر دینا بھی جائز ہے اور کل گھر ہی رکھ لے یہ بھی جائز ہے۔ تین دن سے زائد اپنے اور گھر والوں کے کھانے کے لیے رکھ لینا بھی جائز ہے اور بعض حدیثوں میں جو اس کی ممانعت آئی ہے وہ منسوخ ہے اگر اوس شخص کے اہل و عیال بہت ہوں اور صاحب وسعت نہیں ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت اپنے بال بچوں ہی کے لیے رکھ چھوڑے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ قربانی کا گوشت کافر کو نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں۔

مسئلہ ۲۳ قربانی اگر منت کی ہے تو اوس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ اغنیا کو کھلا سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کر دینا واجب ہے وہ منت ماننے والا فقیر ہو یا غنی دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ خود نہیں کھا سکتا ہے نہ غنی کو کھلا سکتا ہے۔[4] (زیلعی)

مسئلہ ۲۴ میت کی طرف سے قربانی کی تو اوس کے گوشت کا بھی وہی حکم ہے کہ خود کھائے دوست احباب کو دے فقیروں کو دے یہ ضرور نہیں کہ سارا گوشت فقیروں ہی کو دے کیوں کہ گوشت اس کی مِلک ہے یہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اگر میت نے کہہ دیا ہے کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس میں سے نہ کھائے بلکہ کل گوشت صدقہ کر دے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵ قربانی کا چمڑا اور اوس کی جھول[6] اور رسّی اور اوس کے گلے میں ہار ڈالا ہے وہ ہار ان سب چیزوں کو صدقہ کر دے۔ قربانی کے چمڑے کو خود بھی اپنے کام میں لا سکتا ہے یعنی اوس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لا سکتا ہے

---

1 ......یعنی اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنا ہے۔

2 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الأضحية، ج٦، ص٤٨٧.

و"حاشية الشلبية" هامش على "تبيين الحقائق"، كتاب الأضحية، ج٦، ص٤٨٧.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، ج٥، ص٣٠٠.

4 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الأضحية، ج٦، ص٤٨٦.

5 ......"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٤٢.

6 ......قربانی کے جانوروں پر ڈالنے والا کپڑا۔

www.dawateislami.net

مثلاً اوس کی جانماز بنائے، چلنی [1]، تھیلی، مشکیزہ، دسترخوان، ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلدوں میں لگائے یہ سب کر سکتا ہے۔[2] (درمختار) چمڑے کا ڈول بنایا تو اسے اپنے کام میں لائے اُجرت پر نہ دے اور اگر اُجرت پر دے دیا تو اس اُجرت کو صدقہ کرے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ قربانی کے چمڑے کو ایسی چیزوں سے بدل سکتا ہے جس کو باقی رکھتے ہوئے اوس سے نفع اٹھایا جائے جیسے کتاب، ایسی چیز سے بدل نہیں سکتا جس کو ہلاک کرکے نفع حاصل کیا جاتا ہو جیسے روٹی، گوشت، سرکہ، روپیہ، پیسہ اور اگر اوس نے ان چیزوں کو چمڑے کے عوض میں حاصل کیا تو ان چیزوں کو صدقہ کردے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۷ اگر قربانی کی کھال کو روپے کے عوض میں بیچا مگر اس لیے نہیں کہ اوس کو اپنی ذات پر یا بال بچوں پر صرف کرے گا بلکہ اس لیے کہ اوسے صدقہ کردے گا تو جائز ہے۔[5] (عالمگیری) جیسا کہ آج کل اکثر لوگ کھال مدارس دینیہ میں دیا کرتے ہیں اور بعض مرتبہ وہاں کھال بھیجنے میں دقت ہوتی ہے اوسے بیچ کر روپیہ بھیج دیتے ہیں یا کئی شخصوں کو دینا ہوتا ہے اوسے بیچ کر دام ان فقرا پر تقسیم کردیتے ہیں یہ بیع جائز ہے اس میں حرج نہیں اور حدیث میں جو اس کے بیچنے کی ممانعت آئی ہے اس سے مراد اپنے لیے بیچنا ہے۔

مسئلہ ۲۸ گوشت کا بھی وہی حکم ہے جو چمڑے کا ہے کہ اس کو اگر ایسی چیز کے بدلے میں بیچا جس کو ہلاک کرکے نفع حاصل کیا جائے تو صدقہ کردے۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۹ قربانی کی چربی اور اوس کی سری، پائے اور اون اور دودھ جو ذبح کے بعد دوہا ہے ان سب کا وہی حکم ہے کہ اگر ایسی چیز اس کے عوض میں لی جس کو ہلاک کرکے نفع حاصل کرے گا تو اوس کو صدقہ کردے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس میں کی کوئی چیز قصاب یا ذبح کرنے والے کو اُجرت میں نہیں دے سکتا کہ اس کو اُجرت میں دینا بھی بیچنے ہی کے معنی میں ہے۔[8] (ہدایہ)

---

1 ......آٹا وغیرہ چھاننے کا آلہ، چھلنی۔
2 ......"الدرالمختار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵۴۳.
3 ......"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵۴۴.
4 ......"الدرالمختار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵۴۳.
5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الأضحیة، الباب السادس فی بیان ما یستحب...إلخ، ج۵، ص۳۰۱.
6 ......"الهداية"، کتاب الأضحیة، ج۲، ص۳۶۰.
7 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الأضحیة، الباب السادس فی بیان ما یستحب...إلخ، ج۵، ص۳۰۱.
8 ......"الهداية"، کتاب الأضحیة، ج۲، ص۳۶۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۱ قصاب کو اُجرت میں نہیں دیا بلکہ جیسے دوسرے مسلمانوں کو دیتا ہے اس کو بھی دیا اور اُجرت اپنے پاس سے دوسری چیز دے گا تو جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲ بھیڑ کے کسی جگہ کے بال نشانی کے لیے کاٹ لیے ہیں ان بالوں کو پھینک دینا یا کسی کو ہبہ کر دینا ناجائز ہے بلکہ انھیں صدقہ کرے۔[1] (عالمگیری)

ذبح سے پہلے قربانی کے جانور سے منفعت حاصل کرنا منع ہے

مسئلہ ۳۳ ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کے بال اپنے کسی کام کے لیے کاٹ لینا یا اوس کا دودھ دوہنا مکروہ و ممنوع ہے اور قربانی کے جانور پر سوار ہونا یا اوس پر کوئی چیز لادنا یا اوس کو اُجرت پر دینا غرض اوس سے منافع حاصل کرنا منع ہے اگر اوس نے اون کاٹ لی یا دودھ دوہ لیا تو اوسے صدقہ کر دے اور اُجرت پر جانور کو دیا ہے تو اُجرت کو صدقہ کرے اور اگر خود سوار ہوا یا اوس پر کوئی چیز لادی تو اس کی وجہ سے جانور میں جو کچھ کمی آئی اوتنی مقدار میں صدقہ کرے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ جانور دودھ والا ہے تو اوس کے تھن پر ٹھنڈا پانی چھڑ کے کہ دودھ خشک ہو جائے اگر اس سے کام نہ چلے تو جانور کو دوہ کر دودھ صدقہ کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ جانور ذبح ہو گیا تو اب اوس کے بال کو اپنے کام کے لیے کاٹ سکتا ہے اور اگر اوس کے تھن میں دودھ ہے تو دوہ سکتا ہے کہ جو مقصود تھا وہ پورا ہو گیا اب یہ اس کی مِلک ہے اپنے صرف میں لاسکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ قربانی کے لیے جانور خریدا تھا قربانی کرنے سے پہلے اوس کے بچہ پیدا ہوا تو بچہ کو بھی ذبح کر ڈالے اور اگر بچہ کو بیچ ڈالا تو اوس کا ثمن صدقہ کر دے اور اگر نہ ذبح کیا نہ بیع کیا اور ایام نحر[5] گزر گئے تو اوس کو زندہ صدقہ کر دے اور اگر کچھ نہ کیا اور بچہ اوس کے یہاں رہا اور قربانی کا زمانہ آ گیا یہ چاہتا ہے کہ اس سال کی قربانی میں اسی کو ذبح کرے یہ نہیں کرسکتا اور اگر قربانی اسی کی کر دی تو دوسری قربانی پھر کرے کہ وہ قربانی نہیں ہوئی اور وہ بچہ ذبح کیا ہوا صدقہ کر دے بلکہ ذبح سے جو کچھ اوس کی قیمت میں کمی ہوئی اسے بھی صدقہ کرے۔[6] (عالمگیری)

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الأضحیة، الباب السادس فی بیان ما یستحب... إلخ، ج٥، ص٣٠١.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج٩، ص٥٤٤.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الأضحیة، الباب السادس فی بیان ما یستحب... إلخ، ج٥، ص٣٠١.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... قربانی کے دن یعنی دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ کے دن۔

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الأضحیة، الباب السادس فی بیان ما یستحب... إلخ، ج٥، ص٣٠١۔٣٠٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۷ قربانی کی اور اوس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہے تو اسے بھی ذبح کردے اور اسے صرف میں لا سکتا ہے اور مرا ہوا بچہ ہو تو اسے پھینک دے مردار ہے۔

دوسرے کے قربانی کے جانور کو بِلا اِجازت ذبح کردیا

مسئلہ ۳۸ دو شخصوں نے غلطی سے یہ کیا کہ ہر ایک نے دوسرے کی قربانی کی بکری ذبح کردی یعنی ہر ایک نے دوسرے کی بکری کو اپنی سمجھ کر قربانی کردیا تو بکری جس کی تھی اوسی کی قربانی ہوئی اور چونکہ دونوں نے ایسا کیا لہٰذا دونوں کی قربانیاں ہوگئیں اور اس صورت میں کسی پر تاوان نہیں بلکہ ہر ایک اپنی اپنی بکری ذبح شدہ لے لے اور فرض کرو کہ ہر ایک کو اپنی غلطی اوس وقت معلوم ہوئی جب اوس بکری کو صرف کرچکا تو چونکہ ہر ایک نے دوسرے کی بکری کھا ڈالی لہٰذا ہر ایک دوسرے سے معاف کرالے اور اگر معافی پر راضی نہ ہوں تو چونکہ ہر ایک نے دوسرے کی قربانی کا گوشت بلا اجازت کھا ڈالا گوشت کی قیمت کا تاوان لے لے اس تاوان کو صدقہ کرے کہ قربانی کے گوشت کے معاوضہ کا یہی حکم ہے۔ یہ تمام باتیں اوس وقت ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے اس فعل پر کہ اوس نے اس کی بکری ذبح کر ڈالی راضی ہو تو جس کی بکری تھی اوسی کی قربانی ہوئی اور اگر راضی نہ ہو تو بکری کی قیمت کا تاوان لے گا اور اس صورت میں جس نے ذبح کی اوس کی قربانی ہوئی یعنی بکری کا جب تاوان لیا تو بکری ذابح کی[1] ہوگئی اور اسی کی جانب سے قربانی ہوئی اور گوشت کا بھی یہی مالک ہوا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹ دوسرے کی قربانی کی بکری بغیر اوس کی اجازت کے قصداً ذبح کردی اس کی دو صورتیں ہیں مالک کی طرف سے اس نے قربانی کی یا اپنی طرف سے، اگر مالک کی نیت سے قربانی کی تو اوس کی قربانی ہوگئی کہ وہ جانور قربانی کے لیے تھا اور قربان کردیا گیا اس صورت میں مالک اوس سے تاوان نہیں لے سکتا اور اگر اوس نے اپنی طرف سے قربانی کی اور ذبح شدہ بکری کے لینے پر مالک راضی ہے تو قربانی مالک کی جانب سے ہوئی اور ذابح کی نیت کا اعتبار نہیں اور مالک اگر اس پر راضی نہیں بلکہ بکری کا تاوان لیتا ہے تو مالک کی قربانی نہیں ہوئی بلکہ ذابح کی ہوئی کہ تاوان دینے سے بکری کا مالک ہوگیا اور اوس کی اپنی قربانی ہوگئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰ اگر بکری قربانی کے لیے معین نہ ہو تو بغیر اجازتِ مالک اگر دوسرا شخص قربانی کردے گا تو قربانی نہ ہوگی مثلاً ایک شخص نے پانچ بکریاں خریدی تھیں اور اوس کا یہ خیال تھا کہ ان میں سے ایک بکری کو قربانی کروں گا اور اون میں

1 ......ذبح کرنے والے کی۔

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص٥٤٤۔٥٤٦.

3 ......المرجع السابق، ص٥٤٦.

www.dawateislami.net

سے کسی ایک کو معیّن نہیں کیا تھا تو دوسرا شخص مالک کی جانب سے قربانی نہیں کرسکتا اگر کرے گا تو تاوان لازم ہوگا ذبح کے بعد مالک اوس کی قربانی کی نیت کرے بیکار ہے یعنی اس صورت میں قربانی نہیں ہوئی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱ دوسرے کی بکری غصب کرلی اور اوس کی قربانی کرلی اگر مالک نے زندہ بکری کا اوس شخص سے تاوان لے لیا تو قربانی ہوگئی مگر یہ شخص گنہگار ہے اس پر توبہ و استغفار لازم ہے اور اگر مالک نے تاوان نہیں لیا بلکہ ذبح کی ہوئی بکری لی اور ذبح کرنے سے جو کچھ کمی ہوئی اوس کا تاوان لیا تو قربانی نہیں ہوئی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲ اپنی بکری دوسرے کی طرف سے ذبح کردی اوس کے حکم سے ایسا کیا یا بغیر حکم بہرصورت اوس کی قربانی نہیں کیونکہ اوس کی طرف سے قربانی اوس وقت ہوسکتی ہے جب اوس کی مِلک ہو۔[3] (شلبیہ)

مسئلہ ۴۳ ایک شخص کے پاس کسی کی بکری امانت کے طور پر تھی امین نے قربانی کردی یہ قربانی صحیح نہیں نہ مالک کی طرف سے نہ امین کی طرف سے اگرچہ مالک نے امین سے اپنی بکری کا تاوان لیا ہو اسی طرح اگر کسی کا جانور اس کے پاس عاریت یا اجارہ کے طور پر[4] ہے اور اس نے قربانی کردیا یہ قربانی جائز نہیں۔ مرہون کو[5] راہن نے[6] قربانی کیا تو ہوجائے گی کہ جانور اوس کی مِلک ہے اور مرتہن نے کیا تو اس میں اختلاف ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴ مویشی خانہ کے جانور ایک مدت مقررہ کے بعد نیلام ہوجاتے ہیں اور بعض لوگ اوسے لے لیتے ہیں اس کی قربانی جائز نہیں کیونکہ یہ جانور اس کی مِلک نہیں۔

مسئلہ ۴۵ دو شخصوں کے مابین ایک جانور مشترک ہے[8] اوس کی قربانی نہیں ہوسکتی کہ مشترک مال میں دونوں کا حصہ ہے ایک کا حصہ دوسرے کے پاس امانت ہے اور اگر دو جانوروں میں دو شخص برابر کے شریک ہیں ہر ایک نے ایک ایک کی قربانی کردی دونوں کی قربانیاں ہوجائیں گی۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶ ایک شخص کے نو بال بچے ہیں اور ایک خود، اوس نے دس بکریوں کی قربانی کی اور یہ نیت نہیں کہ کس کی

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص٥٤٧.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"حاشیة الشلبیة" هامش علی "تبیین الحقائق"، کتاب الأضحیة، ج ٦، ص٤٨٨.

4 ......یعنی کرائے کے طور پر۔ 5 ......رہن رکھی ہوئی چیز کو۔ 6 ......رہن رکھوانے والے نے۔

7 ......"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص٥٤٧.

8 ......یہاں جانور سے مراد بکری یا اس جیسا جانور مراد ہے جس میں صرف ایک حصہ ہوتا ہے۔... علمیه

9 ......"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص٥٤٨.

www.dawateislami.net

طرف سے کس بکری کی قربانی ہے مگر یہ نیت ضرور ہے کہ دسوں بکریاں ہم دسوں کی طرف سے ہیں یہ قربانی جائز ہے سب کی قربانیاں ہوجائیں گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی اگر وہ نابالغ ہیں تو سب کی قربانیاں جائز ہیں اور بالغ ہیں اور سب لڑکوں نے کہہ دیا ہے تو سب کی طرف سے صحیح ہے اور اگر اونھوں نے کہا نہیں یا بعض نے نہیں کہا ہے تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸ بیع فاسد کے ذریعہ بکری خریدی اور قربانی کر دی یہ قربانی ہوگئی کہ بیع فاسد میں قبضہ کر لینے سے مِلک ہوجاتی ہے اور بائع کو اختیار ہے اگر اوس نے زندہ بکری کی واجبی قیمت مشتری سے لے لی تو اب اس کے ذمہ کچھ واجب نہیں اور اگر بائع نے ذبح کی ہوئی بکری لے لی تو قربانی کرنے والا اس ذبح کی ہوئی بکری کی قیمت صدقہ کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹ ایک شخص نے دوسرے کو بکری ہبہ کر دی موہوب لہ[4] نے اوس کی قربانی کر دی اس کے بعد واہب[5] اپنا ہبہ واپس لینا چاہتا ہے وہ واپس لے سکتا ہے اور موہوب لہ کی قربانی صحیح ہے اور اس کے ذمہ کچھ صدقہ کرنا بھی واجب نہیں۔[6] (عالمگیری)

متفرق مسائل

مسئلہ ۵۰ دوسرے سے قربانی ذبح کرائی ذبح کے بعد وہ یہ کہتا ہے میں نے قصداً بِسْمِ اللّٰہ نہیں پڑھی اس کو اوس جانور کی قیمت دینی ہوگی پھر اگر قربانی کا وقت باقی ہے تو اس قیمت سے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے اور اس کا گوشت صدقہ کرے خود نہ کھائے اور وقت باقی نہ ہو تو اس قیمت کو صدقہ کر دے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱ تین شخصوں نے تین بکریاں قربانی کے لیے خریدیں پھر یہ بکریاں مل گئیں پتا نہیں چلتا کہ کس کی کونسی بکری ہے اس صورت میں یہ کرنا چاہیے کہ ہر ایک دوسرے کو ذبح کرنے کا وکیل کردے سب کی قربانیاں ہوجائیں گی کہ اس نے

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب ... إلخ، ج٥، ص٣٠٠.

2 ......المرجع السابق، الباب السابع في التضحية عن الغير ... إلخ، ج٥، ص٣٠٢.

3 ......المرجع السابق.

4 ......جسے بکری ہبہ کی گئی۔ 5 ......ہبہ کرنے والا۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأضحية، الباب السابع في التضحية عن الغير ... إلخ، ج٥، ص٣٠٣.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

اپنی بکری ذبح کی جب بھی جائز ہے اور دوسرے کی ذبح کی جب بھی جائز ہے کہ یہ اوس کا وکیل ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲ دوسرے سے ذبح کرایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذبح کیا تو دونوں پر بِسْمِ اللہ کہنا واجب ہے ایک نے بھی قصداً چھوڑ دی یا یہ خیال کر کے چھوڑ دی کہ دوسرے نے کہہ لی مجھے کہنے کی کیا ضرورت دونوں صورتوں میں جانور حلال نہ ہوا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۳ قربانی کے لیے گائے خریدی پھر اس میں چھ شخصوں کو شریک کر لیا سب کی قربانیاں ہو جائیں گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے ہاں اگر خریدنے ہی کے وقت اوس کا یہ ارادہ تھا کہ اس میں دوسروں کو شریک کروں گا تو مکروہ نہیں اور اگر خریدنے سے پہلے ہی شرکت کر لی جائے تو یہ سب سے بہتر اور اگر غیر مالک نصاب نے قربانی کے لیے گائے خریدی تو خریدنے سے ہی اوس پر اس گائے کی قربانی واجب ہوگئی اب وہ دوسرے کو شریک نہیں کر سکتا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴ پانچ شخصوں نے قربانی کے لیے گائے خریدی ایک شخص آتا ہے وہ یہ کہتا ہے مجھے بھی اس میں شریک کرلو چار نے منظور کر لیا اور ایک نے انکار کیا اوس گائے کی قربانی ہوئی سب کی طرف سے جائز ہوگئی کیونکہ یہ چھٹا شخص اون چاروں کا شریک ہے اور ان میں ہر ایک کا ساتویں حصہ سے زیادہ ہے اور گوشت یوں تقسیم ہوگا کہ پانچواں حصہ اوس کا ہے جس نے شرکت سے انکار کیا باقی چار حصوں کو یہ پانچوں برابر بانٹ لیں۔ یا یوں کرو کہ پچیس حصے کر کے اوس کو پانچ حصے دو جس نے شرکت سے انکار کیا ہے باقیوں کو چار چار حصے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵ قربانی کے لیے بکری خریدی اور قربانی کر دی پھر معلوم ہوا کہ بکری میں عیب ہے مگر ایسا عیب نہیں جس کی قربانی نہ ہو سکے اس کو اختیار ہے کہ اوس کی وجہ سے جو کچھ قیمت میں کمی ہو سکتی ہے وہ بائع سے واپس لے اور اوس کا صدقہ کرنا اس پر واجب نہیں اور اگر بائع[5] کہتا ہے کہ میں ذبح کی ہوئی بکری لوں گا اور ثمن واپس کر دوں گا تو مشتری[6] اس ثمن کو صدقہ کر دے صرف اوتنا حصہ جو عیب کی وجہ سے کم ہو سکتا ہے اوس کو رکھ سکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶ قربانی کی ذبح کی ہوئی بکری غصب کر لی غاصب سے اس کا تاوان لے سکتا ہے مگر اس تاوان کو صدقہ

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأضحیة،الباب السابع فی التضحیة عن الغیر...إلخ،ج٥،ص٣٠٤.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الأضحیة،ج٩،ص٥٥١.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأضحیة،الباب الثامن فیما یتعلق بالشرکة فی الضحایا،ج٥،ص٣٠٤.

4 ......المرجع السابق،ص٣٠٤،٣٠٥.

5 ...... بیچنے والا۔ 6 ......خریدار۔

7 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأضحیة،الباب التاسع فی المتفرقات،ج٥،ص٣٠٧.

www.dawateislami.net

کرنا ضروری ہے کہ یہ اوس قربانی کا معاوضہ ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷ مالکِ نصاب نے قربانی کی منت مانی تو اوس کے ذمہ دو قربانیاں واجب ہوگئیں ایک وہ جو غنی پر واجب ہوتی ہے اور ایک منت کی وجہ سے۔ دو یا دو سے زیادہ قربانیوں کی منت مانی تو جتنی قربانیوں کی منت ہے سب واجب ہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸ ایک سے زیادہ قربانی کی سب قربانیاں جائز ہیں ایک واجب باقی نفل اور اگر ایک پوری گائے قربانی کی تو پوری سے واجب ہی ادا ہوگا یہ نہیں کہ ساتواں حصہ واجب ہو باقی نفل۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

تنبیہ: قربانی کے مسائل تفصیل کے ساتھ مذکور ہو چکے اب مختصر طور پر اس کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے تا کہ عوام کے لیے آسانی ہو۔ قربانی کا جانور اون شرائط کے موافق ہو جو مذکور ہوئیں یعنی جو اوس کی عمر بتائی گئی اوس سے کم نہ ہو اور اون عیوب سے پاک ہو جن کی وجہ سے قربانی ناجائز ہوتی ہے اور بہتر یہ کہ عمدہ اور فربہ ہو۔ قربانی سے پہلے اوسے چارہ پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں۔ اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذبح کریں اور پہلے سے چھری تیز کر لیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اوس کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کو اوس کا مونھ ہو اور اپنا داہنا پاؤں اوس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دُعا پڑھی جائے۔

اِنِّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ.[4]

اسے پڑھ کر ذبح کر دے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّی کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ[5] صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم.

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الأضحیۃ، الباب التاسع فی المتفرقات، ج۵، ص۳۰۷.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأضحیۃ، ج۹، ص۵۴۹، ۵۵۰.

3 ...... المرجع السابق، ص۵۵۱.

4 ...... میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے، ایک اسی کا ہو کر، اور میں مشرکوں میں نہیں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم ہے اور میں مسلمانوں میں ہوں، اے اللہ (عزَّوَجلَّ) تیرے ہی لیے اور تیری دی ہوئی توفیق سے، اللہ کے نام سے شروع اللہ سب سے بڑا ہے، بسم اللہ اللہ اکبر۔

5 ...... اے اللہ (عزوجل) تو مجھ سے (اس قربانی کو) قبول فرما جیسے تو نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام اور اپنے حبیب محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم سے قبول فرمائی۔

www.dawateislami.net

اس طرح ذبح کرے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین رگیں کٹ جائیں۔اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مہرہ تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہوجائے یعنی جب تک اوس کی روح بالکل نہ نکل جائے اوس کے نہ پاؤں وغیرہ کاٹیں نہ کھال اوتاریں اور اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرتا ہے تو مِنّی کی جگہ مِنْ کے بعد اوس کا نام لے۔اور اگر وہ مشترک جانور ہے جیسے گائے اونٹ تو وزن سے گوشت تقسیم کیا جائے محض تخمینہ سے[1] تقسیم نہ کریں۔ پھر اس گوشت کے تین حصے کرکے ایک حصہ فقرا پر تصدّق کرے[2] اور ایک حصہ دوست واحباب کے یہاں بھیجے اور ایک اپنے گھر والوں کے لیے رکھے اوراس میں سے خود بھی کچھ کھالے اور اگر اہل وعیال زیادہ ہوں تو تہائی سے زیادہ بلکہ کل گوشت بھی گھر کے صرف میں[3] لاسکتا ہے۔اور قربانی کا چمڑا اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ کسی نیک کام کے لیے دیدے مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دیدے یا کسی فقیر کو دیدے۔بعض جگہ یہ چمڑا امام مسجد کو دیا جاتا ہے اگر امام کی تنخواہ میں نہ دیا جاتا ہو بلکہ اعانت کے طور پر ہو تو حرج نہیں۔بحر الرائق میں مذکور ہے کہ قربانی کرنے والا بقرعید کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائے اس سے پہلے کوئی دوسری چیز نہ کھائے یہ مستحب ہے اس کے خلاف کرے جب بھی حرج نہیں۔[4]

فائدہ: احادیث سے ثابت ہے کہ سید عالم حضرت محمد رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اس امت مرحومہ کی طرف سے قربانی کی یہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے بے شمار الطاف میں سے ایک خاص کرم ہے کہ اس موقع پر بھی امت کا خیال فرمایا اور جو لوگ قربانی نہ کرسکے اون کی طرف سے خود ہی قربانی ادا فرمائی۔یہ شبہہ کہ ایک مینڈھا ان سب کی طرف سے کیونکر ہوسکتا ہے یا جو لوگ ابھی پیدا ہی نہ ہوئے اون کی قربانی کیونکر ہوئی اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے خصائص سے ہے۔جس طرح حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے چھ مہینے کے بکری کے بچہ کی قربانی ابوبردہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لیے جائز فرمادی اوروں کے لیے اس کی ممانعت کردی۔اسی طرح اس میں خود حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی خصوصیت ہے۔کہنا یہ ہے کہ جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اُمت کی طرف سے قربانی کی تو جو مسلمان صاحب استطاعت ہو اگر حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے نام کی ایک قربانی کرے تو زہے نصیب اور بہتر سینگ والا مینڈھا ہے جس کی سیاہی میں سفیدی کی بھی آمیزش ہو جیسے مینڈھے کی خود حضور اکرم (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے قربانی فرمائی۔

عقیقہ کا بیان

اس کے متعلق پہلے چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں وہ یہ ہیں۔

---

1 ...... اندازہ سے۔ 2 ...... صدقہ کردے۔ 3 ...... استعمال میں۔

4 ...... "البحر الرائق"، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ... إلخ، ج ۲، ص ۵۷ .

www.dawateislami.net

حدیث ۱ امام بخاری نے سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ ''لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے اوس کی طرف سے خون بہاؤ (یعنی جانور ذبح کرو) اور اوس سے اذیت کو دور کرو''[(1)] یعنی اوس کا سر مونڈا دو۔

حدیث ۲ ابوداود و ترمذی و نسائی نے اُمّ کرز رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو فرماتے سُنا کہ ''لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک اس میں حرج نہیں کہ نر ہوں یا مادہ۔''[(2)]

حدیث ۳ امام احمد و ابوداود و ترمذی و نسائی سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے ساتویں دن اوس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اوس کا نام رکھا جائے اور سر مونڈا جائے۔''[(3)] گروی ہونے کا یہ مطلب یہ ہے کہ اوس سے پورا نفع حاصل نہ ہوگا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض نے کہا بچہ کی سلامتی اور اوس کی نشو ونما اور اوس میں اچھے اوصاف ہونا عقیقہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

حدیث ۴ ترمذی نے اَمیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہتے ہیں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف سے عقیقہ میں بکری ذبح کی اور یہ فرمایا کہ ''اے فاطمہ اس کا سر مونڈا دو اور بال کے وزن کی چاندی صدقہ کرو'' ہم نے بالوں کو وزن کیا تو ایک درہم یا کچھ کم تھے۔[(4)]

حدیث ۵ ابوداود ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا اور نسائی کی روایت میں ہے کہ دو دو مینڈھے۔[(5)]

حدیث ۶ ابوداود بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں جب ہم میں کسی کے بچہ پیدا ہوتا تو بکری ذبح کرتا اور اوس کا خون بچہ کے سر پر پوت دیتا[(6)] اب جبکہ اسلام آیا تو ساتویں دن ہم بکری ذبح کرتے ہیں اور بچہ کا سر مونڈاتے ہیں اور سر پر زعفران لگا دیتے ہیں۔[(7)]

حدیث ۷ ابوداود و ترمذی ابورافع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما

---

1 ......"صحيح البخاري"، كتاب العقيقة، باب إماطة الأذى عن الصبي في العقيقة، الحديث: ٥٤٧٢، ج٣، ص٥٤٧.

2 ......"سنن أبي داود"، كتاب الضحايا، باب العقيقة، الحديث: ٢٨٣٥، ج٣، ص١٤١.

3 ......"جامع الترمذي"، كتاب الأضاحي، باب من العقيقة، الحديث: ١٥٢٧، ج٣، ص١٧٧.

4 ......المرجع السابق، باب العقيقة بشاة، الحديث: ١٥٢٤، ص١٧٥.

5 ......"سنن أبي داود"، كتاب الضحايا، باب العقيقة، الحديث: ٢٨٤١، ج٣، ص١٤٣.
و"سنن النسائي"، كتاب العقيقة، باب كم يعق عن الجارية، الحديث: ٤٢٢٥، ص٦٨٨.

6 ......یعنی سر پر مَل لیتا۔

7 ......"سنن أبي داود"، كتاب الضحايا، باب العقيقة، الحديث: ٢٨٤٣، ج٣، ص١٤٤.

www.dawateislami.net

پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اون کے کان میں وہی اذان کہی جو نماز کے لیے کہی جاتی ہے۔ (1)

حدیث ۸ امام مسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں بچے لائے جاتے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور تحنیک کرتے یعنی کوئی چیز مثلاً کھجور چبا کر اوس بچہ کے تالو میں لگا دیتے کہ سب سے پہلے اوس کے شکم میں حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کا لعاب دہن پہنچے۔ (2)

حدیث ۹ بخاری و مسلم حضرت اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہتی ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ مکہ ہی میں ہجرت سے قبل میرے پیٹ میں تھے بعد ہجرت قبا میں یہ پیدا ہوئے میں ان کو رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں لائی اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی گود میں ان کو رکھ دیا پھر حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے کھجور منگائی اور چبا کر ان کے مونھ میں ڈال دی اوران کے لیے دُعائے برکت کی اور بعد ہجرت مسلمان مہاجرین کے یہاں یہ سب سے پہلے بچہ ہیں۔ (3)

مسائل: بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اوس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک عقیقہ مباح و مستحب ہے۔ یہ جو بعض کتابوں میں مذکور ہے کہ عقیقہ سنت نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ سنت مؤکدہ نہیں ورنہ جب خود حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے فعل سے اس کا ثبوت موجود ہے تو مطلقاً اس کی سنیت سے انکار صحیح نہیں۔ بعض کتابوں میں یہ آیا ہے کہ قربانی سے یہ منسوخ ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ اوس کا وجوب منسوخ ہے جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ زکوۃ نے حقوق مالیہ کو منسوخ کر دیا یعنی اون کی فرضیت منسوخ ہوگئی۔ جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اوس کے کان میں اذان و اقامت کہی جائے اذان کہنے سے ان شاء اللہ تعالٰی بلائیں دور ہو جائیں گی۔ بہتر یہ ہے کہ دہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے۔ بہت لوگوں میں یہ رواج ہے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اذان کہی جاتی ہے اور لڑکی پیدا ہوتی ہے تو نہیں کہتے۔ یہ نہ چاہیے بلکہ لڑکی پیدا ہو جب بھی اذان و اقامت کہی جائے۔ ساتویں دن اوس کا نام رکھا جائے اور اوس کا سر مونڈا جائے اور سر مونڈنے کے وقت عقیقہ کیا جائے۔ اور بالوں کو وزن کر کے اوتنی چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔

مسئلہ ۱ ہندوستان میں عموماً بچہ پیدا ہونے پر چھٹی (4) کی جاتی ہے۔ بعض لوگوں میں اس موقع پر ناجائز رسمیں برتی جاتی ہیں مثلاً عورتوں کا گانا بجانا ایسی باتوں سے بچنا اور ان کو چھوڑنا ضروری و لازم ہے بلکہ مسلمانوں کو وہ کرنا چاہیے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قول و فعل سے ثابت ہے۔ عقیقہ سے بہت زائد رسوم میں صرف کر دیتے ہیں اور عقیقہ نہیں

---

1 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب في الصبی یولد فیؤذن في أذنه، الحدیث: ٥١٠٥، ج٤، ص٤٢٣.

2 ......"صحیح مسلم"، کتاب الطهارة، باب حکم بول الطفل الرضیع... إلخ، الحدیث: ١٠١-(٢٨٦)، ص١٦٥.

3 ......"صحیح البخاري"، کتاب العقیقة، باب تسمیة المولود... إلخ، الحدیث: ٥٤٦٩، ج٣، ص٥٤٦.

4 ...... بچے کی پیدائش کے چھٹے دن منائی جانے والی خوشی۔

www.dawateislami.net

کرتے۔عقیقہ کریں تو سنت بھی ادا ہو جائے اور مہمانوں کے کھلانے کے لیے گوشت بھی ہو جائے۔

مسئلہ ۲ بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔

مسئلہ ۳ عبداللہ و عبدالرحمٰن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن اوس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عبدالخالق کو خالق اور عبدالمعبود کو معبود کہتے ہیں اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴ محمد بہت پیارا نام ہے اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے اگر تصغیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا یہ نام ہو اور پکارنے کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کرلیا جائے اور ہندوستان میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص کے کئی نام ہوتے ہیں اس صورت میں نام کی برکت بھی ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے۔

مسئلہ ۵ مردہ بچہ پیدا ہوا تو اوس کا نام رکھنے کی ضرورت نہیں بغیر نام اس کو دفن کردیں[2] اور زندہ پیدا ہو تو اس کا نام رکھا جائے اگرچہ پیدا ہو کر مر جائے۔[3]

مسئلہ ۶ عقیقہ کے لیے ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کرسکتے ہیں سنت ادا ہو جائے گی۔ بعض نے یہ کہا کہ ساتویں یا چودھویں یا اکیسویں دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا اوس دن کو یاد رکھیں اوس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے وہ ساتواں ہوگا مثلاً جمعہ کو پیدا ہوا تو جمعرات ساتویں دن ہے اور سنیچر کو پیدا ہوا تو ساتویں دن جمعہ ہوگا پہلی صورت میں جس جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جمعہ کو عقیقہ کرے گا اوس میں ساتویں کا حساب ضرور آئے گا۔

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة،الباب الثانی والعشرون فی تسمیة الاولاد...إلخ، ج٥، ص٣٦٢، وغیرہ.

2 ......یہ ظاہر الروایہ ہے مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالٰی کا مذہب یہ ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہو یا مردہ بہر حال اس کی تکریم کے لیے اس کا نام رکھا جائے۔ ملتقی الابحر میں ہے کہ اس پر فتویٰ ہے اور نہر سے مستفاد ہے کہ یہی مختار ہے ایسا ہی درمختار باب صلاۃ الجنازۃ جلد۳ صفحہ۱۵۳ میں ہے۔ بہار شریعت، ج۱ حصہ۴، صفحہ۸۴۱، نماز جنازہ کا بیان میں بھی اسی کو اختیار کیا اور اس حصے پر اعلیٰ حضرت کی یہ تصدیق بھی ہے کہ اسے مسائل صحیحہ، رجیحہ، محققہ، منقحہ پر مشتمل پایا لہٰذا مسلمانوں کو اسی پر عمل کرنا چاہئے۔...علمیہ

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة،الباب الثانی والعشرون فی تسمیة الاولاد...إلخ، ج٥، ص٣٦٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذبح کی جائے یعنی لڑکے میں نر جانور اور لڑکی میں مادہ مناسب ہے۔ اور لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حرج نہیں۔ اور عقیقہ میں گائے ذبح کی جائے تو لڑکے کے لیے دو حصے اور لڑکی کے لیے ایک حصہ کافی ہے یعنی سات حصوں میں دو حصے یا ایک حصہ۔

مسئلہ ۸ گائے کی قربانی ہوئی اس میں عقیقہ کی شرکت ہوسکتی ہے جس کا ذکر قربانی میں گزرا۔

مسئلہ ۹ بچہ کا سر مونڈنے کے بعد سر پر زعفران پیس کر لگا دینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۰ عقیقہ کا جانور اونھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔ اس کا گوشت فقرا اور عزیز وقریب دوست واحباب کو کچا تقسیم کردیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اون کو بطورِ ضیافت [1] ودعوت کھلایا جائے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔

مسئلہ ۱۱ بہتر یہ ہے کہ اوس کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے گوشت اوتار لیا جائے یہ بچہ کی سلامتی کی نیک فال ہے [2] اور ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے اس میں بھی حرج نہیں۔ گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکایا جائے تو بچہ کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔

مسئلہ ۱۲ بعض کا یہ قول ہے کہ سری پائے حجام کو اور ایک ران دائی کو دیں باقی گوشت کے تین حصے کریں ایک حصہ فقرا کا ایک احباب کا اور ایک حصہ گھر والے کھائیں۔

مسئلہ ۱۳ عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ اور دادا دادی، نانا نانی نہ کھائیں یہ محض غلط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

مسئلہ ۱۴ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کی جگہ ایک ہی بکری کسی نے کی تو یہ بھی جائز ہے۔ ایک حدیث سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ میں ایک مینڈھا ذبح ہوا۔

مسئلہ ۱۵ اس کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ اپنے صرف میں لائے یا مساکین کو دے یا کسی اور نیک کام مسجد یا مدرسہ میں صرف کرے۔

مسئلہ ۱۶ عقیقہ میں جانور ذبح کرتے وقت ایک دعا پڑھی جاتی ہے اوسے پڑھ سکتے ہیں اور یاد نہ ہو تو بغیر دعا پڑھے بھی ذبح کرنے سے عقیقہ ہوجائے گا۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ قَدْ تَمّ هٰذَا الْجُزْءُ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰی وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی اَفْضَلِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

وَاَنَا الْفَقِيْرُ اَبُو الْعُلَا مُحَمَّد اَمْجَدُ عَلِى الْاَعْظَمِى عفى عنه.

---

1 ......یعنی بطورِ مہمان نوازی۔ 2 ......یعنی نیک شگون ہے۔

www.dawateislami.net